www.KitaboSunnat.com

حدیث و سنت

شیخ الحدیث حافظ عبدالمنان صاحب
ترتیب: مولانا محمد رمضان سلفی

حدیث و سنت میں اختلاف کی اختراع

محدثین کرام' حدیث و سنت کو ایک ہی معنی میں استعمال کرتے ہیں' ان کے ہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے قول و عمل اور آپ کی تقریر نیز آپ سے متعلق کوئی صفت یا حالت کو "حدیث" کہا جاتا ہے اور سنت کا لفظ تین معانی میں استعمال ہوتا ہے: کبھی یہ لفظ حدیث کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے قول و عمل اور آپ کی تقریر کو سنت کہا جاتا ہے' اور کبھی اہل علم اسے احکام میں استعمال کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ کام سنت ہے یعنی فرض نہیں' اور کبھی بدعت کے مقابلہ میں سنت کا لفظ بولا جاتا ہے۔

علماء حدیث کی اصطلاح کے مطابق حدیث و سنت میں کوئی فرق نہیں ہے اور دونوں لفظ ہم معنی ہیں۔ اصول حدیث یا متنِ حدیث کی کتب میں ان الفاظ کو مترادف استعمال کیا گیا ہے' اور اہل حدیث نے احادیثِ نبویہ پر مشتمل تصنیفات کے جو نام تجویز کئے ہیں ان سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک سنت اور حدیث ہم معنی ہیں مثلاً السنن الکبریٰ للبیہقی' سنن ترمذی' سنن نسائی' سنن ابن ماجہ' شرح السنہ اور معرفۃ الاثار والسنن وغیرہ کی کتابوں پر سنت کا لفظ استعمال کیا ہے حالانکہ یہ تصنیفات رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اقوال و افعال اور آپ کی تقریرات پر ہی مشتمل ہیں۔

اصول حدیث میں خطیب بغدادی کی مستند کتاب "الکفایۃ فی علم الروایۃ" کے پہلے دو ابواب ہی اس بات کے ثبوت کے لئے کافی ہیں کہ محدثین کے ہاں حدیث و سنت ہم معنی ہیں ان میں کوئی خاص فرق نہیں ہے۔ چنانچہ خطیب نے پہلے باب کا یہ عنوان قائم کیا ہے: "مَا جَاءَ فِيْ التَّسْوِيَةِ بَيْنَ حُكْمِ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ حُكْمِ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ وُجُوْبِ الْعَمَلِ وَ لُزُوْمِ التَّكْلِيْفِ" اس باب کے تحت خطیب بغدادی نے جو احادیث ذکر کی ہیں وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اقوال و افعال ہیں۔ جن پر انہوں نے سنت کا لفظ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استعمال کیا ہے۔ اسی طرح دوسرے باب کا عنوان یہ ہے "بَابُ تَخْصِيصِ السُّنَنِ لِعُمُوْمِ مُحْكَمِ الْقُرْآنِ وَ ذِكْرِ الْحَاجَةِ فِي الْمُجْمَلِ إِلَى التَّفْسِيرِ وَ الْبَيَانِ" یعنی قرآنی آیات کی سنت کے ساتھ تخصیص ہو سکتی ہے۔ اور اس باب، کے تحت بھی خطیب ؒ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اقوال و افعال اور آپ کی احادیث ہی ذکر کی ہیں جن سے قرآنی آیات کی تخصیص ہو سکتی ہے۔

خطیب ؒ بغدادی نے اپنی کتاب کے خطبہ میں حدیث اور سنت دونوں الفاظ استعمال کئے ہیں اور دونوں سے ان کی مراد ایک ہی ہے، چنانچہ محدثین کی اصطلاح میں متواتر اور خبرواحد دونوں کے لئے حدیث و سنت کے الفاظ ملتے ہیں۔ جیساکہ "هذا حديث صحيح" اور "هذا حديث حسن صحيح" کے الفاظ کتب محدثین میں استعمال ہوتے ہیں۔ امام حاکم نے اپنی تالیف "معرفة علوم الحديث" کی تیسویں نوع میں رسول اللہ ﷺ کی چند محکم احادیث ذکر کی ہیں اور ان کے معارض کوئی حدیث نہیں ہے اور اس کے بعد یہ عبارت لائے ہیں: "هٰذِهِ سُنَنٌ صَحِيحَةٌ لَا مُعَارِضَ لَهَا" لہٰذا رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اقوال و افعال پر سنت کے اطلاق سے معلوم ہوا کہ امام حاکم کے ہاں بھی حدیث و سنت مترادف ہیں، اور ان میں کوئی فرق نہیں ہے۔

لیکن دورِ حاضر کے ایک تجدد زدہ طبقے نے ایک مسلمہ اُصول کا انکار کرکے معاملے کو خراب کرنے کی کوشش کی ہے اور اپنی انکارِ حدیث پر مبنی بعض خواہشات کو بروئے کار لانے کے لئے حدیث و سنت میں فرق کا مفروضہ پیش کیا ہے، اور اسے یہ حضرات اپنی بہت بڑی دریافت سمجھتے ہیں۔

ہم چاہتے ہیں کہ سب سے پہلے حدیث اور سنت میں ان لوگوں کے بیان کردہ فرق کو انہی کے الفاظ میں پیش کردیا جائے اور اس کے بعد اس کا مختصر تجزیہ بھی ذکر کردیا جائے۔

وہ لکھتے ہیں:

> "حدیث و سنت کو لوگ عام طور پر بالکل ہم معنی سمجھتے ہیں، یہ خیال صحیح نہیں ہے، حدیث اور سنت میں آسمان و زمین کا فرق اور دین میں دونوں کا مرتبہ و مقام الگ الگ ہے، ان کو ہم معنی سمجھنے سے بڑی پیچیدگی پیدا ہوتی ہیں، فہم حدیث کے نقطہ نظر سے دونوں کے فرق کو واضح طور پر سمجھنا ضروری ہے۔"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آگے لکھتے ہیں:

"حدیث نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی قول یا فعل یا آپ کی تصویب کی روایت کو کہتے ہیں' عام اس سے کہ وہ ثابت شدہ ہو یا اس کا ثابت شدہ ہونا محلّ نزاع ہو...... محدثین حدیث کو "خبر" کے لفظ سے تعبیر کرتے ہیں اور خبر کی تعریف یہ کی جاتی ہے کہ "اَلْخَبَرُ یَحْتَمِلُ الصِّدْقَ وَ الْکَذِبَ"

خبر صدق و کذب دونوں کا احتمال رکھتی ہے' یعنی علمائے فن کے نزدیک خبر میں صدق و کذب دونوں کا احتمال پایا جاتا ہے۔ اس بنیاد پر احادیث کو "ظنی" بھی کہتے ہیں گویا ایک حدیث میں صحیح' حسن' ضعیف' موضوع اور مقلوب سب کچھ ہو سکنے کا امکان پایا جاتا ہے"

اس کے بعد سنت کے بارہ میں لکھتے ہیں:

"یہاں زیر بحث اس وقت سنت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے یعنی وہ طریقہ جو آپ نے بحیثیت معلم شریعت اور بحیثیت کامل نمونہ کے احکام و مناسک کے ادا کرنے اور زندگی کو اللہ تعالیٰ کی پسند کے سانچہ میں ڈھالنے کے لئے عملاً اور قولاً لوگوں کو بتایا اور سکھایا"

"سنت کا دائرہ" کے عنوان سے لکھتے ہیں:

"یہاں یہ حقیقت پیشِ نظر رہے کہ سنت کا تمام تر تعلق عملی زندگی سے ہے' یعنی اُن چیزوں سے جو کرنے کی ہیں۔ وہ چیزیں اس کے دائرہ سے الگ ہیں جو محض عقائدی اور علمی نوعیت کی ہیں مثلاً ایمانیات' تاریخ اور شانِ نزول وغیرہ کی قسم کی چیزوں کو سنت سے کوئی تعلق نہیں"

"سنت کی بنیاد احادیث پر نہیں ہے جن میں صدق و کذب دونوں کا احتمال ہوتا ہے' جیسا کہ اوپر معلوم ہوا' بلکہ امت کے عملی تواتر پر ہے"

مزید لکھتے ہیں:

"اگر کسی معاملے میں اخبار آحاد ایسی ہیں' کہ عملی تواتر کے ساتھ ان کی مطابقت نہیں ہو رہی تو ان کی توجیہ تلاش کی جائے گی اگر توجیہ نہ ہو سکے تو بہرحال انہیں مجبوراً چھوڑا جائے گا' اس لئے کہ وہ ظنی ہیں اور سنت ان کے بالمقابل قطعی ہے" (ماہنامہ "اِشراق" جلد ۱ شمارہ ۱۲' اگست ۱۹۸۹ء)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان حضرات کے مذکورہ اقتباسات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حدیث اور سنت میں ان کے ہاں پانچ طرح سے فرق ہے۔

(۱) حدیث روایتِ خبر کا نام ہے جبکہ سنت روایت خبر نہیں بلکہ نبی کریم کے اس طریقہ کا نام ہے جو واقعہ کے اندر ہو۔

اس فرق میں ان لوگوں نے یہ دھوکہ دیا ہے کہ حدیث کی بابت تو محدثین کرام کی اصطلاح ذکر کردی ہے لیکن سنت کے بارے میں محدثین کی اصطلاح کو ترک کر کے اپنی اختراع استعمال کرلی ہے' لہٰذا حدیث کو تو روایت خبر کہا اور سنت کو نبی کریم کے طریقہ سے خاص کردیا' حالانکہ انصاف کا تقاضا یہ تھا کہ حدیث کی طرح سنت کے بارہ میں بھی محدثین کی اصطلاح ہی بیان کرتے' کیونکہ محدثین کے ہاں تو حدیث اور سنت دونوں ہم معنی ہیں' جیساکہ اس سے قبل ہم نے ثابت کیا ہے۔ مگر تجدد زدہ طبقے کے پیش نظر دراصل بعض احادیثِ نبویہ کا انکار ہے جس کے لئے وہ حدیث کو سنت سے الگ کر کے راہ ہموار کرنا چاہتے ہیں۔

(۲) حدیث و سنت میں دوسرا فرق انہوں نے یہ کیا کہ حدیث ظنی ہے اور اس میں صدق و کذب کا احتمال ہوتا ہے جبکہ سنت قطعی ہوتی ہے اس میں صدق و کذب کا احتمال بالکل نہیں ہوتا۔ یہ بھی غلط فہمی پر مبنی ہے کیونکہ واقعہ اور نفسُ الامر کے اعتبار سے حدیث اور سنت دونوں قطعی ہیں' کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم صادق و مصدوق ہیں اور آپ کا قول و فعل جو واقعہ میں آپ سے صادر ہوا ہے یا آپ کی تقریر جو واقعہ میں ہے وہ بھی صادق اور قطعی ہے۔ جیساکہ واقعہ میں آپ کی سنت قطعی ہے۔ لیکن جو قول نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طرف منسوب ہو اور واقعہ میں وہ آپ کا قول نہ ہو تو وہ آپ کی حدیث نہیں ہوگی اگرچہ اصطلاح کے اعتبار سے اسے حدیث کہہ دیا جائے۔ جیساکہ وہ طریقہ جو رسول کریم ﷺ کی طرف منسوب ہو لیکن نفس الامر میں وہ آپ کا طریقہ نہ ہو تو اسے سنت نہیں کہیں گے۔ لہٰذا ہم تک پہنچنے سے قطع نظر' نفسُ الامر اور واقعہ کے لحاظ سے رسول اکرم ﷺ کی حدیث اور آپ کی سنت میں کوئی فرق نہیں ہے بلکہ دونوں یکساں ہیں۔

(۳) حدیث قول و فعل اور تقریر سے متعلق ہے' لیکن سنت کا تعلق صرف قول اور عمل سے ہے' اور تقریر سنت کے دائرہ سے خارج ہے۔

حالانکہ محدثین کے ہاں رسول اللہ ﷺ کے قول و فعل اور تقریر کو جس طرح حدیث کہتے ہیں اسی طرح ان کے ہاں ان تینوں پر سنت کا اطلاق بھی کرتے ہیں' لیکن ان حضرات نے یہاں بھی حدیث کی بابت محدثین کی اصطلاح کو استعمال کیا ہے' اور سنت کے بارہ میں اپنی اختراع کو ذکر کر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئے ہیں اور رسول کریم ﷺ کی تقریرات کو سنت سے خارج کردیا ہے، مگر اس پر کوئی دلیل پیش نہیں کی، حالانکہ چاہیئے تھا کہ اگر یہ تدبرِ قرآن یا تدبرِ حدیث کا نتیجہ ہے تو اس پر کوئی قرآنی آیت یا رسول کریم ﷺ کی کوئی حدیث ذکر کرتے، لیکن ایسا نہیں ہو سکا۔

(۴) احادیث کا دارومدار خبر واحد پر ہے، جبکہ سنت کا تعلق تواتر سے ہے، حتی کہ ان حضرات نے حدیثِ متواتر کے وجود سے ہی انکار کردیا۔ جیساکہ انہوں نے لکھا:

"یہ امر یہاں ملحوظ رہے کہ "خبر تواتر" کا اسم تو موجود ہے، لیکن ہمارے علم کی حد تک اس کا کوئی صحیح مسمی موجود نہیں ہے" (حوالہ مذکور)

حالانکہ علماء حدیث نے متواتر احادیث کو مستقل تصنیفات میں جمع کردیا ہے۔ تاکہ طالب حدیث کے لئے متواتر احادیث تک رسائی آسان ہو جائے جیسے کہ اس موضوع پر سیوطی ؒ کی کتاب "الازهار المتناثرة فی الاخبار المتواترة" اور الکتانی ؒ کی "نظم المتناثر من الحدیث المتواتر" وغیرہ تالیفات ہیں اور متواتر کی مباحث کے ضمن میں علماء حدیث مندرجہ ذیل احادیث کو بطور مثال ذکر بھی کرتے ہیں جیسے یہ حدیث "مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ" اسی طرح حدیثِ شفاعت اور حدیثِ رویتِ باری تعالیٰ، نماز میں رفع یدین کرنے کی حدیث، اور حدیث "نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً ......" اور..... حُرِّمَ لِبَاسُ الذَّهَبِ وَالْحَرِيرِ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي" وغیرہ سب احادیث متواترہ ہیں۔ اس کے باوجود بغیر سوچے سمجھے یہ دعویٰ کردینا کہ "حدیث تواتر کا اسم تو موجود ہے لیکن اس کا صحیح مسمی موجود نہیں ہے" کیسی مضحکہ خیز بات ہے۔

(۵) سنت کا تمام تر تعلق عملی زندگی سے ہے، عقائدی اور علمی نوعیت کی چیزوں کا تعلق سنت سے نہیں، بلکہ حدیث سے ہے۔

خبر واحد یا ظنیتِ حدیث کی بحث سے فی الحال صرفِ نظر کرتے ہوئے ہم ان حضرات سے صرف اس بات کی وضاحت چاہتے ہیں کہ مندرجہ بالا پانچ وجوہات جن سے حدیث و سنت میں فرق کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور اسے زمین و آسمان کا فرق قرار دیا گیا ہے تین حال سے خالی نہیں۔ یہ دینِ متین کا مسئلہ ہے؟ یا سلف صالحین اور محدثینِ کرام کی اصطلاح ہے؟ یا یہ خانہ ساز فرق، انکارِ حدیث کے لئے چور دروازہ ہے؟

اگر حدیث و سنت میں فرق دین کا مسئلہ ہے تو لازم تھا کہ اس پر کتاب اللہ سے کوئی آیت پیش کی جاتی، یا پھر سنتِ متواترہ اس فرق کے اثبات کے لئے ذکر کی جاتی، یا کم از کم اس بارہ میں کوئی خبر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حد بیان کردی جاتی' تاکہ اس کا دین ہونا ثابت ہوجاتا' مگر افسوس کہ ایسا نہیں ہوپایا۔ اِن کے پورے مضمون میں اس فرق کے اثبات پر قرآنی آیت یا سنتِ متواترہ پیش نہیں کی گئی۔ بنابریں یہ کہنا کہ "حدیث و سنت کو لوگ عام طور پر بالکل ہم معنی سمجھتے ہیں' یہ خیال صحیح نہیں ہے' حدیث اور سنت میں آسمان و زمین کا فرق اور دین میں ان دونوں کا مرتبہ و مقام الگ الگ ہے" بے بنیاد دعویٰ ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر بہتان ہے۔ (سبحانک هٰذا بهتان عظيم)

تاہم اگر یہ لوگ اس دعویٰ سے رجوع کرکے اسے سلف اور محدثین کرام کی اصطلاح قرار دیں تو انہیں اس فرق کے ثبوت میں علماء حدیث کے اقوال پیش کرنا ہوں گے' لیکن پوری کوشش کے باوجود کسی امام حدیث کا قول انہیں دستیاب نہیں ہوسکا۔ اُلٹا مقالہ نگار اپنے عقیدت مندوں پر اپنی عِلمی دھاک بٹھاتے ہوئے لکھتے ہیں:

"میں نے حوالہ کے لئے اس کتاب "الکفایۃ" کا انتخاب اس لئے کیا ہے کہ یہ امہاتِ فن میں شامل ہے' جہاں تک مطالعہ کا تعلق ہے' میں نے دوسری ضروری کتابیں بھی پڑھ لی ہیں" (اِشراق ص ۲۸)

لہٰذا حدیث و سنت میں مزعوم فرق کو ثابت کرنے کے لئے ضروری تھا کہ ان کتابوں سے یا صاحب "الکفایۃ فی علم الروایۃ" سے کوئی حوالہ نقل کیا جاتا' لیکن ان کے پورے مضمون میں اس فرق کو "الکفایۃ" سے ثابت کرنے کی بھی تکلیف نہیں کی گئی۔ کیونکہ خطیب بغدادی تو خود اپنی اسی کتاب میں جابجا سنت اور حدیث کو ہم معنی استعمال کرتے ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ یہ سارا سلسلہ خانہ ساز ہے۔ اور دلیل سے عاری بھی جو حدیثِ نبوی سے فرار کی راہ نکالنے کی کوشش ہے۔ تاکہ جس حدیث کو چاہیں' سنت سے خارج کردیں اور اس پر ظنّیت کا تیر چلا کر دین سے نکال باہر کریں۔

اللہ تعالیٰ اہل اسلام کو سلف صالحین کے منہج پر استقامت عطا فرمائے اور نت نئے پیدا ہونے والے فتنوں سے بچائے۔ آمین!

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ